جب آپ کا پیشہ وارانہ ماحول آپ کے کردار کا ساتھ نہ دے

آپ کی شخصیت اور کردار میں بہتری آسائشوں سے نہیں، بلکہ اس وقت آتی ہے جب آپ کی اقدار کا امتحان لیا جائے۔ اگر آپ اس وقت بھی ایمانداری کا راستہ چنتے ہیں جب کوئی اور ایسا نہیں کر رہا، اور اس وقت بھی نرمی برتتے ہیں جب سخت رویہ اپنانا زیادہ آسان ہو، تو درحقیقت آپ ایک مضبوط شخصیت کے حامل بن رہے ہیں۔ ہر مشکل کوئی شکنجہ نہیں ہوتی؛ کچھ مشکلات آپ کی شخصیت کو تراشنے کے لیے ہوتی ہیں۔ حقیقی طاقت شور و غل کا نام نہیں—یہ ایک خاموش اور مستقل مزاج فیصلہ ہے، جو بغیر کسی ستائش کی خواہش کے بار بار دہرایا جاتا ہے۔

"میں چاہتا ہوں کہ میرا پیشہ وارانہ ماحول میری ترقی میں مددگار ثابت ہو،" میں نے کہا۔ "میں ایسے لوگوں کے درمیان رہنا چاہتا ہوں جو میرے کردار پر مثبت اثر ڈالیں۔ لیکن جہاں میں ابھی ہوں، وہاں ایسا بالکل نہیں ہو رہا۔ کیا مجھے یہ جگہ چھوڑ کر کچھ بہتر تلاش کرنا چاہیے یا یہیں رہ کر سمجھوتہ کر لینا چاہیے؟"

انہوں نے فوراً جواب نہیں دیا، وہ شاذ و نادر ہی ایسا کرتے تھے۔

پھر وہ گویا ہوئے، "چلیں ایک ایسی بات سے شروع کرتے ہیں جو شاید آپ کو ناگوار گزرے۔ زیادہ تر کردار (character) موافق ماحول میں نہیں بنتے، بلکہ آزمائشی ماحول میں پروان چڑھتے ہیں"۔

یہ وہ جواب نہیں تھا جس کی میں امید کر رہا تھا۔

انہوں نے وضاحت کی کہ زندگی کے حقیقی امتحانات شاذ و نادر ہی کسی بڑے اخلاقی بحران کی صورت میں سامنے آتے ہیں - یہ عام دنوں کے روپ میں آتے ہیں—ساتھیوں کے رویوں، سرسری گفتگو اور ان چھوٹے چھوٹے فیصلوں کے ذریعے جو خاموشی سے ہماری شخصیت کی تشکیل کرتے ہیں۔ ہم اکثر یہ تصور کرتے ہیں کہ ترقی تب ہوتی ہے جب ہمارے آس پاس کی ہر چیز ہمارے نظریات کے مطابق ہو۔ لیکن انہوں نے کہا کہ ایسے ماحول بہت کم یاب ہوتے ہیں۔

انہوں نے مزید کہا، "اگر آپ کسی ایسی جگہ کا انتظار کریں گے جہاں ہر شخص بااخلاق، ایماندار اور باشعور ہو، تو شاید آپ کو بہت طویل انتظار کرنا پڑے"۔ پھر وہ تھوڑی دیر کے لیے رکے اور کہا، "آپ کا کام ایک مثالی ماحول تلاش کرنا نہیں ہے۔ آپ کا کام یہ ہے کہ آپ جہاں بھی ہیں، وہاں اپنا بہترین نمونہ بن کر دکھائیں"۔

ان کی اس بات نے میرے اندر کچھ بدل کر رکھ دیا۔

تاہم اُنھوں نے احتیاط سے کام لیا کہ کہیں بات سادہ ہو کر اپنی اصل حقیقت نہ کھو بیٹھے۔ انہوں نے وضاحت کی، "ہر مشکل ماحول کو برداشت نہیں کیا جانا چاہیے" ۔ "ایک ایسے ماحول میں فرق ہے جو اچھائی کو فروغ دینے میں ناکام رہتا ہے اور اس ماحول میں جو اچھائی کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرتا ہے" ۔

اگر کام کی جگہ آپ سے بددیانتی کا تقاضا کرے، غیر اخلاقی رویوں پر مجبور کرے، آپ کو بنیادی اخلاقی ذمہ داریاں پوری کرنے سے روکے، یا آپ پر غلط کام کرنے کے لیے دباؤ ڈالے، تو وہاں رکنا ترقی نہیں بلکہ خود کو نقصان پہنچانا ہے۔ ایسی صورتوں میں، جگہ چھوڑ دینا کمزوری نہیں بلکہ فکری وضاحت (clarity) کی علامت ہے۔

"لیکن،" انہوں نے بات جاری رکھی، "اگر دوسرے جھوٹ بولتے ہیں اور آپ کو جھوٹ بولنے پر مجبور نہیں کیا جاتا؛ اگر وہ غیبت کرتے ہیں اور آپ اس میں شامل ہونے پر مجبور نہیں ہیں؛ اگر وہ ایمانداری کو ناپسند کرتے ہیں لیکن آپ کو ایمانداری برتنے سے روک نہیں سکتے، تو وہ ماحول آپ کی ترقی میں رکاوٹ نہیں ہے۔ بلکہ وہ آپ کا امتحان لے رہا ہے" ۔

یہ فرق میرے ذہن میں نقش ہو گیا۔ میں نے روزمرہ کے ان چھوٹے چھوٹے لمحات کو مختلف نظر سے دیکھنا شروع کر دیا—وہ معمولی وسوسے کہ بات کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جائے، کسی کا مذاق اڑائے جانے پر خاموش رہا جائے، یا ان باتوں کا ساتھ دیا جائے جنہیں میں غلط جانتا ہوں۔ وہ لمحات جو مجھے ہمیشہ غیر اہم لگتے تھے، اب بالکل مختلف محسوس ہونے لگے۔

انہوں نے کہا، "یہ زحمتیں نہیں ہیں، یہ مواقع ہیں" ۔

انہوں نے اصولی موجودگی (principled presence) کی خاموش طاقت کے بارے میں بات کی۔ بغیر کسی تکبر اور وعظ و نصیحت کے اپنی قدروں کے مطابق جینا وہ اثر رکھتا ہے جو الفاظ میں شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ ہمیشہ نہیں اور نہ ہی فوری طور پر، لیکن اتنا ضرور ہوتا ہے کہ اس کی اہمیت تسلیم کی جائے۔

انہوں نے کہا، "انسانی دل بند نہیں ہوتے۔ وہ مستقل مزاجی (consistency) کا اثر قبول کرتے ہیں" ۔

انہوں نے مجھے ایک ایسے شخص کے بارے میں بتایا جس نے برسوں تک اخلاقی طور پر پست ماحول میں کام کیا۔ اس نے کبھی بحث نہیں کی، نہ ہی لوگوں کی عوامی سطح پر اصلاح کی کوشش کی۔ اس نے بس سمجھوتہ کرنے سے انکار کر دیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ، حالات بدل گئے۔ لوگ اس پر بھروسہ کرنے لگے۔ اس کی موجودگی میں لوگ غیر اخلاقی شارٹ کٹس لینے سے کترانے لگے، اور جب دباؤ آیا تو کچھ لوگوں نے اس کا دفاع بھی کیا۔

انہوں نے کہا، "یہ اس لیے نہیں ہوا کہ اس نے بحث کی تھی، بلکہ اس لیے ہوا کیونکہ اس نے ثابت قدمی دکھائی"۔

اسی دوران، انہوں نے سختی اور مشکلات کو بلاوجہ بڑھا چڑھا کر بھی پیش نہیں کیا۔ انہوں نے کہا، "اگر کوئی بہتر ماحول میسر آجائے جو آپ کی قدروں اور ترقی کے مطابق ہو، تو اسے منتخب کرنا دانشمندی ہے۔ بلاوجہ کی جدوجہد کوئی ایسی خوبی نہیں جسے ترجیح دی جائے"۔

لیکن پھر وہ تنبیہ آئی جو میرے ذہن پر نقش ہو گئی: "اگر آپ ہر بار اخلاقی کمزوری کا سامنا ہوتے ہی پیچھے ہٹ جائیں گے، تو آپ کبھی اخلاقی طاقت پیدا نہیں کر سکیں گے"۔

میں جانتا تھا کہ وہ سچ کہہ رہے ہیں۔

انہوں نے مجھے یہ بھی یاد دلایا کہ ترقی کا عمل ہمیشہ صاف ستھرا اور ہموار نہیں ہوتا۔ میں ناکام بھی ہوں گا، برا ردعمل بھی دوں گا اور صبر بھی کھو دوں گا۔ مقصد کمال (perfection) کا حصول نہیں ہے، بلکہ اپنے اصل کی طرف واپسی ہے۔ فکری وضاحت کی طرف واپسی۔ اپنی نیت کی طرف واپسی۔

انہوں نے کہا، "ہر ناکامی خود کو دوبارہ درست کرنے کی ایک دعوت ہے"۔

مجھے تب احساس ہوا کہ ایک بہتر ماحول کی میری خواہش غلط نہیں تھی، لیکن وہ ادھوری تھی۔ میں ماحول سے اس کام کی توقع کر رہا تھا جو درحقیقت میرا اپنا کام تھا۔

انہوں نے خاموشی سے بات ختم کی: "اگر آپ کو صحیح بات کو چھوڑنے پر مجبور نہیں کیا جا رہا، اور آپ اس کے مطابق جینے سے روکا نہیں جا رہا، تو آپ پہلے ہی ایک ایسی جگہ پر ہیں جہاں ترقی ممکن ہے"۔

اور اگر میں نے کبھی وہ جگہ چھوڑنے کا فیصلہ کیا، تو وہ بیزاری کی وجہ سے نہیں بلکہ پختگی (maturity) کی بنا پر ہوگا۔ بیزاری محض ردعمل دیتی ہے، جبکہ پختگی تمیز کرنا سکھاتی ہے۔ بیزاری کہتی ہے، "میں اب مزید یہ برداشت نہیں کر سکتا"۔ پختگی کہتی ہے، "میں نے وہ سب سیکھ لیا ہے جس کی مجھے ضرورت تھی، اور اب میں ایک مختلف انتخاب کرتا ہوں"۔

اس دن ایک بات واضح ہو گئی: کردار وہاں نہیں بنتا جہاں اقدار پر عمل کرنا آسان ہو۔ یہ وہاں بنتا ہے جہاں بغیر کسی ستائش کے بار بار اپنی قدروں کا انتخاب کیا جائے۔ اور کبھی کبھی وہ ماحول جو آپ کو سب سے زیادہ چیلنج کرتا ہے، وہی آپ کی شخصیت کو سب سے گہرائی سے تراش رہا ہوتا ہے۔